ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-43

ماخذ تحقیقی مجلہ

OPEN ACCESS

CC BY NC

ڈاکٹر زینت بی بی

اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اردو، شہید بینظیر بھٹو خواتین یونیورسٹی پشاور

(پوسٹ ڈاک فیلوشپ، انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی، اسلام آباد)

ڈاکٹر حمیرا اشفاق

ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ اردو، انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی

خیبر پختون خوا کی اردو اخبارات کی ادبی خدمات

Dr.Zeenat Bibi*
Assistant Professor, Department of Urdu, Shaheed Benazir Bhutto Women University Peshawar.
(Post Doc Fellowship, International Islamic University Islamabad)
Dr. Humaira Ishfaq
Associate Professor, Department of Urdu, International Islamic University Islamabad.

***Corresponding Author:**

Literary services of Urdu newspapers of Khyber Pakhtunkhwa

Social media characterize the modern age, but the significance of newspapers and magazines remains unchanged. Even if there is no access to mobile phones and the internet, the value of newspapers becomes evident. Newspapers are read with keen interest and offer convenience as they can be kept for future reference. They serve as a vital medium of communication, providing comprehensive information on current affairs. Urdu newspapers have always strived to meet the contemporary needs of their readers in every era. They have written about political, social, and cultural issues, contributing to the development of Urdu language and literature. Moreover, newspapers have played a significant role in preserving the history of the Urdu language and literature through their special pages, editions, and literary columns. They have documented the

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-43

ماخذ تحقیقی مجلہ

literary activities in various cities, serving as a comprehensive record of Urdu language and literature throughout history.

KEY WORDS: *Social media, Newspapers, literature, literary columns, Urdu language, communication, comprehensive, literary services.*

خیبر پختون خوا کا تاریخی حوالے سے اگر ہم پس منظر دیکھیں تو پتہ چلتا ہے کہ اس صوبے کو کبھی الگ سے جداگانہ حیثیت حاصل نہیں تھی ۔یہ خطہ کبھی ہندوستان یا پھر افغانستان کے ساتھ منسلک رہا۔یہاں مختلف ادوار میں مختلف حکمرانوں نے حکمرانی کی۔ جس میں آریائی، غزنوی، مغل، غوری، ایرانی، برطانوی اور سکھ شامل ہیں۔ یہ امر بھی افسوسناک ہے کہ یہاں کے مقامی لوگوں نے ان کے خلاف کبھی آواز نہیں اٹھائی۔ ۱۸۴۹ سے ۱۹۰۱ تک یہ علاقہ پنجاب کا حصہ رہا۔ ۱۹۰۱ سے پھر اسے الگ صوبہ قرار دیا گیا لیکن اس وقت بھی یہاں کوئی باقاعدہ اسمبلی نہیں تھی۔

۱۹۳۵ میں اس صوبے کو شمال مغربی سرحدی صوبے کی حیثیت دی گئی۔ ۱۹۳۷ میں صاحبزادہ عبدالقیوم خان نے پہلے وزیر اعلی کی حیثیت سے یہاں نمائندگی کی اور اس کے بعد سے یہ صوبہ ایک الگ پہچان کے ساتھ سامنے آیا۔صوبے میں علاقائی صورت حال اور آمدورفت پسماندہ ہونے کی وجہ سے ترقی کی بجائے پسماندگی کا شکار رہا۔زرخیز سرزمین اور علم وادب کا گہوارہ ہونے کے باوجود مناسب نمائندگی کبھی مقدر نہ بنی ۔ابتدا میں پنجاب اور افغانستان سے مختلف اخبارات اور ادبی رسائل یہاں آتے رہے لیکن مناسب آمد و رفت اور رسد و ترسیل کی ناقص ذرائع کی وجہ سے ترقی کا عمل ہمیشہ سست روی کا شکار رہا۔اس لیے اس صوبے میں علمی اور ادبی سرگرمیاں تاخیر کا شکار رہیں ۔اس صوبے میں ۱۹۰۰ میں ایڈورڈ کالج پشاور کے نام سے ایک تعلیمی ادارہ وجود میں آیا ۔ ۱۹۱۳ میں صاحبزادہ عبدالقیوم خان کی کوششوں سے اسلامیہ کالج پشاور قائم ہوا اور باقاعدہ ادبی سرگرمیوں کا آغاز ۱۹۰۳ میں ہوا جو بزم سخن نامی ادبی انجمن کی مرہون منت ہے۔اس صوبے میں سیاسی، سماجی اور ادبی سطح پر شعور پیدا کرنے میں یہاں کے مقامی اخبارات رسائل اور جرائد نے نہایت اہم اور جامع کردار ادا کیا ہے۔

خیبر پختون خوا میں (سرحد) صحافت کے آغاز وارتقا میں سید احمد بریلوی شہید کی تحریک جہاد کا دور اہمیت رکھتا ہے۔اس سلسلے میں تحقیق سے پتہ چلتا ہے کہ پہلا ہفت روزہ اخبار "مرتضائی " ہے۔اس کا ذکر کوہ نور کے فائلوں ۱۸۵۵، ۱۸۵۶ میں ملتا ہے۔ ڈاکٹر عبدالسلام خورشید نے بھی اس بات کی تائید کی ہے کہ یہ اس صوبے کا اولین ہفت روزہ ہے۔ صوبے کا اخبار ہونے کے باوجود یہ اخبار برصغیر کے دیگر علاقوں میں بھی خاصہ

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-43

ماخذ تحقیقی مجلہ

مقبول تھا۔اس صوبے کے دیگر اخبارات میں پیام حق 1988 ،ماہنامہ بھرتاری رسالہ ۱۸۸۹، انجمن حمایت اسلام ۱۸۹۲، ہفت روزہ ہر دل عزیز ۱۸۹۹، تحفہ سرحد 1900 اخبار الاخلاق ۱۹۰۳، ہفت روزہ افغان ۱۹۰۵، روزنامہ سرحد ۱۹۱۵، روزنامہ حالات سرحد ۱۹۲۲، روزنامہ الجمیعت سرحد ۱۹۲۵، پیام سرحد ۱۹۲۸، ہمدرد افغان، ہفت روزہ سرفروش ۱۹۳۰، ترجمان سرحد ۱۹۳۳، نوجوان افغان 3 ۱۹۳، ہفت روزہ پاکستان ۱۹۳۵، ہفت روزہ صبح امید ۱۹۳۵، روزنامہ پیغام ۱۹۴۲، ہفت روزہ ہماراپاکستان ۱۹۵۳، پربھات ۱۹۳۶، الفلاح ۱۹۳۸، ہفت روزہ ہمدم ۱۹۳۹، ہفت روزنامہ شہباز ۱۹۴۱، روزہ انکشاف ۱۹۴۱، ہفت روزہ ترجمان افغان ۱۹۴۲، روزنامہ اخوت، ۱۹۴۲ہفت روزہ پیغام ۱۹۴۴، روزنامہ ملت ۱۹۴۴، ہفت روزہ تنویر ۱۹۴۶، روزنامہ آج کل ۱۹۵۷ روزنامہ بانگ حرم ۱۹۵۷، روزنامہ حیات ۱۹۶۴، روزنامہ مشرق ۱۹۶۵، روزنامہ انقلاب ۱۹۷۰، روزنامہ جہاد ۱۹۷۰، روزنامہ جدت ۱۹۸۴، روزنامہ آج ۱۹۸۹، روزنامہ کسوٹی ۱۹۹۶، روزنامہ سرخاب ۱۹۹۸، روزنامہ ایکسپریس ۱۹۹۸، روزنامہ صبح ۲۰۰۱ شامل ہیں۔

اس وقت بھی خیبر پختونخوا میں کئی اردو اخبارات شائع ہو رہے ہیں۔ جس میں ان اخبارات کو انگلیوں پر گنا جاسکتا ہے جو ادبی تخلیقات کو اپنے ہاں جگہ دے رہے ہیں ۔یہ اخبارات مخصوص ادبی صفحات کو مخصوص دنوں میں شائع کرتے ہیں۔ جس میں عصری تقاضوں، رجحانات اور نظریات کی روشنی میں تسلسل کے ساتھ قارئین کو اردو زبان و ادب سے روشناس کرانے کی کوشش کی جاتی ہے۔

دیکھا جائے تو اخبارات نے جہاں خبر رسانی اور ابلاغ کا کام کیا وہاں ادبی ذوق رکھنے والوں کا بھی خیال رکھا۔اس طرح ادب کو اخبارات کے ذریعے صوبے کے طول و عرض تک پہنچایا۔ اس سلسلے میں نہ صرف اخبارات نے یہ خدمات سرانجام دی بلکہ مختلف ادبی رسالے بھی جاری ہوئے ۱۹۱۷ میں اسلامیہ کالج پشاور نے خیبر اخبار کے نام سے ایک رسالہ جاری کیا بعد میں اس کا نام خیبر ہوا۔ابتدا میں یہ انگریزی میں شائع ہوتا رہا بعد میں اس کے اردو اور پشتو کے حصے بھی مقرر کر دیے گئے۔۱۹۳۴ میں سفیر سخن کے نام سے ادبی ایڈیشن شائع ہونا شروع ہوا۔اسی طرح ۱۹۳۵ میں طور جبکہ ۱۹۳۹ میں ادبی رسالہ ندا جاری ہوا۔ ادبی حوالے سے اہمیت رکھنے والا رسالہ سنگ میل ۱۹۴۸ میں شائع ہونا شروع ہوا۔۱۹۴۸ میں ہی مقبول عام ماہنامہ قند جاری ہوا ۔یہ اردو اور پشتو دونوں زبانوں میں شائع ہوتا رہا اور "قند" میں ملک بھر کے ادیب اور ان کے فن پاروں کو موضوع بحث لایا گیا۔ ماہنامہ ”قند“ کے ایڈیٹر تاج سعید کے بارے میں اشرف بخاری لکھتے ہیں:

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-43
ماخذ تحقیقی مجلہ

> ”قند“ کا زمانہ ادارت ان کی ادارتی زندگی کا بھرپور دور تھا۔ایسے ایسے توپ نمبر نکالے کہ ان کی دمک سے ادبی فضائیں آج بھی گونج رہی ہیں ۔بالخصوص قند کا ڈرامہ نمبر تو اپنی جامعیت اور تنقیدی مواد کے اعتبار سے آج بھی حوالے کی چیز سمجھا جاتا ہے۔“[۱]

"جریدہ "کے نام سے ادبی رسالہ ۱۹۸۳ میں شروع ہوا۔ اس رسالے کو تاج سعید اور ان کی اہلیہ زیتون بانو نے جاری کیا۔ یہ رسالہ بھی "قند"کی طرح اپنی ادبی خصوصیات کی بدولت ملک بھر میں مقبول و معروف رہا۔خیابان پشاور یونیورسٹی کا ادبی رسالہ ہے ۔ آج تک کامیابی سے اپنا سفر جاری کیے ہوئے ہے۔ماہنامہ زندگی ۱۹۸۳ میں شائع ہوا۔ اسی طرح ادبی رسالہ شاداب ۱۹۶۲ نے ادب کی خدمت کرنا شروع کیا۔ سہ ماہی عطاجو ڈیرہ اسماعیل خان خان سے شائع ہوتا رہا۔اپنے منفرد اسلوب کی بدولت اس رسالے نے کافی پذیرائی حاصل کی۔

اردو محض ایک زبان نہیں بلکہ ایک پوری تہذیب کا نام ہے۔کسی قوم اور نسل کی ترقی کا اندازہ وہاں پہ بولی جانے والی زبان سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے۔ اردو زبان کی اہمیت کافی زیادہ ہے۔کیونکہ یہ برصغیر میں کئی قوموں اور نسلوں کی نمائندگی کرتی ہے۔ اسی طرح اردو زبان و ادب اور صحافت کا باہمی تعلق گہرا اور ہمہ جہتی ہے۔دونوں شعبے مختلف ذرائع اور نقطہ نظر کے باوجود معاشرے کو مطلع کرنے، مشغول کرنے اور ابلاغ کا کام کرتے ہیں۔

برصغیر کے اردو اخبارات کے تناظر میں دیکھا جائے مولانا محمد حسین آزاد کے والد مولوی محمد باقر کے جاری کردہ اخبار "اردو اخبار "میں ذوق، مومن اور غالب کے مطارحات اور اردو زبان کے مباحث شائع ہوتے رہے۔اردو کا اہم ناول "فسانہ آزاد" جسے پنڈت ناتھ سرشار نے ۱۸۷۸ میں لکھا، ابتدا میں لکھنؤ کے "اودھ "اخبار میں قسط وار شائع ہوتا رہا۔

ادب اور صحافت اکثر ایک دوسرے کو ایک دوسرے سے ملاتے ہیں، مصنفین اور صحافی ایک دوسرے کے کام کسی نہ کسی صورت آتے ہیں۔صحافی سیاق وسباق یا تجزیہ فراہم کرنے کے لیے ادبی کاموں کا حوالہ دے دیتے ہیں، جب کہ ادیب حقیقت پسندی اور مطابقت کو بڑھانے کے لیے اکثر حقیقی دنیا کے واقعات یا صحافتی انداز کو اپنی تحریر میں شامل کرتے ہیں۔اِس سلسلے میں ڈاکٹر فوزیہ چودھری لکھتی ہیں:

> ”اَدب اور صحافت لازم اور ملزوم ہیں ان کو قطعی طور ایک دوسرے سے الگ نہیں کیا جاسکتا گویا ان کی حیثیت پانی ملے ایسے دودھ کی ہے جس سے ادب کا دودھ اور صحافت کا پانی

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-43

الگ نہیں ہو سکتے البتہ یہ ممکن ہے کہ اکثر اوقات ہم دودھ کو الگ خالص حالت میں استعمال کریں اور پانی سے الگ فیض یاب ہوں"۔(۲)

ادب اور صحافت دونوں مشترکہ موضوعات جیسے سماجی انصاف، سیاست، انسانی فطرت اور شناخت کو ہی بنیاد بناتے ہیں۔ اگرچہ ادب ان موضوعات کو افسانوی داستانوں اور کرداروں کے ذریعے بیان کرتا ہے، جب کہ صحافت انہیں حقیقی زندگی کی کہانیوں، انٹرویوز اور تجزیوں کے ذریعے سامنے لاتی ہے۔ دونوں شعبوں ادب اور صحافت میں ان موضوعات کی کھوج مشترکہ ہے۔ البتہ رنگ مختلف ہے۔

خیبر پختون خوا کے اردو اخبارات نے وقت کی ضروریات اور تقاضوں کے مطابق کردار ادا کیا ہے اور زندگی کے ہر میدان سے خبر اور ابلاغ کا کام کرنے کی نمائندگی کی ہے۔ روزنامہ "انجام" کراچی اور پشاور سے باقاعدگی کے ساتھ شائع ہوتا رہا اس کے پشاور ایڈیشن اس وقت کے لحاظ سے آٹھ (۸) صفحات اور روزانہ ۴ ہزار کاپیاں کی اشاعت ہوتی تھی ۔ اس اخبار کی خاص بات یہ بھی ہے کہ یہ اخبار موقع کی مناسبت سے خصوصی صفحہ شائع کرتا تھا۔ اس کی رنگین اشاعت نے ہر طرح دھوم مچادی تھی ۔ جس کی بنا پر اس نے اس وقت کے مقبول اخبار " شہباز "کو بھی پیچھے چھوڑ دیا تھا۔ اخبار کی خاص بات یہ بھی ہے کہ اس نے شعر وشاعری اور ادب سے دلچسپی رکھنے والوں کے لیے خصوصی صفحہ تواتر کے ساتھ شائع کیا۔ بعد میں اس اخبار کو روزنامہ "مشرق" میں ضم کر دیا گیا ہے۔

ہفت روزہ" تنویر "نے بھی ادبی خدمات کے سلسلے میں اپنا کردار ادا کیا ۔ اس اخبار کا ادبی حصہ نہایت معیاری اور اہم معلومات پر مبنی ہوتا تھا۔ روزنامہ "بانگ حرم "اس سفر میں نہایت اہمیت رکھتا ہے۔ یہ ادبی اور سیاسی روزنامہ تھا۔ جس میں نامور ادیب خاص طور پر ایوب صابر مزاحیہ کالم لکھتے رہے۔

ہفت روزہ "جمہور "کو طاہر خیلی نے ۱۹۴۸ میں ایبٹ اباد سے شائع کرنا شروع کیا ۔ اردو ادب کے فروغ میں "جمہور" کی خدمات کو کسی طور بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا ہے۔ اس اخبار نے کئی نامور شعرا ادیب اور ان کے پاروں کو شائع کر کے خدمات سرانجام دی ہیں۔

ادبی خدمات کے سلسلے میں روزنامہ" مشرق "نہایت اہمیت رکھتا ہے۔ روزنامہ" مشرق "پشاور سے شائع ہونے والا اردو زبان کا ایک ممتاز اخبار ہے۔ خطے کے قدیم ترین اخبارات میں سے ایک ہونے کی وجہ سے اس کی ایک پرانی تاریخ ہے۔ اس کی اشاعت میں مقامی، قومی اور بین الاقوامی خبروں، سیاست، کاروبار، کھیل، تفریح سمیت موضوعات کی ایک وسیع رینج شامل ہے۔ اپنی جامع کوریج اور بصیرت سے بھرپور رپورٹنگ کے لیے جانا جاتا

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-43

ہے۔روزنامہ "مشرق" میں زبان کے حوالے سے دیکھا جائے تو اس سلسلے میں ڈاکٹر آنند موہن زتشی گلزار دہلوی کا لکھا ہوا مضمون " اردو جسے کہتے ہیں زبان ہے میری"،ڈاکٹر اوصاف احمد کی تحریر "ڈاکٹر سید عبداللہ، محسن اردو زبان وادب" ، طارق سلیم مروت کی "اردو زبان کے حوالے سے معلوماتی اور تحقیقی کام اور اردو زبان کے ارتقا کے متعلق مختلف مضامین کو جگہ دی گئی ہے۔" منزل یہی کٹھن ہے قوموں کی زندگی میں "(ہندوستانی دانشور سے ایک مکالمہ) اردو زبان ہمارا تہذیبی اور مذہبی ورثہ ہے اردو زبان کے حوالے سے ڈاکٹر اوصاف اپنے خیالات بیان کرتے ہیں:

> "کوئی بھی چیز جان بوجھ کر بھلائی جاتی ہے نہ مٹائی جاتی ہے زبان کے مسئلہ پر لوگ جذباتی ہو جاتے ہیں لیکن انہیں جذباتی نہیں ہونا چاہیے۔ زبان صرف اظہار خیال کا ذریعہ ہے مسلمانوں کا وجود اردو زبان کے ساتھ نہیں جڑا ہوا ہے اگر اردو زبان برباد ہو گئی تو بھی مسلمان رہیں گے اردو صرف مسلمانوں کی زبان نہیں ہے۔"[۳]

شاعری کے صنف میں روزنامہ "مشرق "نے خاطر خوا کام کیا ہے۔اس سلسلے میں " شاہدہ لطیف کی شاعری میں پاکستانیت چھلکتی ہے"،شہر پشاور کا ایک گمنام شاعر "(غلام جیلانی صحیح سالم) اور "چترال کا پہلا صاحب دیوان شاعر "(تاج محمد فگار)، محبت کے مراسم کے عنوان سے حنیف خلیل، جمشید نایاب اہم مضمون شامل ہے، اسی طرح جوش ملیح آبادی کی شاعری کے حوالے سے عمدہ زاویے اور نظریات کو" گرجتے اور وجد کرتے لفظوں کا شاعر "(جوش ملیح آبادی) کے تناظر میں دیکھا جا سکتا ہے۔اس خطے کے نامور شاعر غلام محمد قاصر کی شاعری بھی اس اخبار کی زینت بنی۔پشاور کی معروف شخصیت نذیر تبسم اور رضا ہمدانی کی شعری و نثری خدمات کو بھی یہاں عمدگی سے سمویا گیا ہے۔پروین شاکر کی شاعری کا اور ان کی شخصیت کا خاکہ جامع انداز میں کھینچا گیا ہے۔قدسیہ قدسی "کا شعری مجموعہ "صدا بصحرا" کے تناظر میں اہم مضمون شامل ہے۔کلاسکل شعرا رحمان بابا اور خواجہ میر درد،حیدر علی آتش وغیرہ کے حوالے سے عمدہ معلومات مختلف اوقات میں اس اخبار کی زینت بنے۔روزنامہ "مشرق "کی نثری اصناف کے حوالے سے خدمات کو دیکھا جائے تو کئی مضامین اور موضوعات اس سلسلے میں نمائندگی کرتے ہیں۔جن میں غازیہ شاہد کے افسانے اور بیانیہ حقیقت نگاری "تصوراتی دنیا سے حقیقت نگاری تک "(مرزا ادیب)، مرزا غالب کی نجی نثر (خطوط نگاری)، فورٹ ولیم کالج کلکتہ کا قیام اردو کی تاریخ میں، حسن کاری اور ندرت فکر کا عمدہ نمونہ (آثار کا سالنامہ)، شفیق الرحمٰن کے حوالے سے "مت سہل ہمیں جانو پھرتا ہے فلک برسوں "،سفر نامہ "راکاپوشی دی

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-43
ماخذ تحقیقی مجلہ

چھاں، ایک مطالعہ"، "پشاور کی صاحب دیوان شاعرہ"(قدسی قدسیہ) کے شاعری پر مبنی تحریر ،منٹو کے افسانے ادبی تاریخ کا حصہ ہیں، "بیسویں صدی کا معتبر افسانہ نگار، منشی پریم چند"(فیض محمد مظلوم) ،ناصر اکوڑوی سے ناصر علی سید تک(افضل حسین بخاری)، جوگندر پال کی کہانیوں میں سیالکوٹ کا اثر(اختر سعیدی)، عبداللہ حسین اور اداس نسلیں(ریحان انصاری)، عبداللہ جان عابد خویشگی کی تحریر"اجمل خٹک کی فکاہیہ کالم نگاری پر ایک نظر"اور منفرد اسلوب کے مالک ڈراما نگار اور مصور انور مقصود کا انٹرویو ڈرامے اور طنز و مزاح کے حوالے سے پیش قیمت معلومات کا اثاثہ ہیں۔

روزنامہ " آج" ادبی خدمات کے حوالے سے اہم مقام رکھتا ہے۔اس اخبار نے وقتاً فوقتاً اردو ادب کے فروخت میں نمایاں کردار ادا کیا اور ملک کے طول و عرض تک ادب پہنچانے کا ذریعہ بنا۔" آج "کو خصوصی اعزاز حاصل ہے کہ اس اخبار نے صوبے بھر کی ادبی محفلوں، رنگوں اور زبان و ادب کی ترویج و اشاعت میں سرگرم کردار ادا کیا ۔اس سلسلے میں اس کا نمائندہ صفحہ " ادبی سرائے "کے عنوان سے ہے۔جسے ناصر علی سید نے باقاعدگی کے ساتھ ترتیب دیا ۔اس خصوصی اخباری صفحے نے دور دراز علاقوں سے مختلف ادبی پروگرام و سرگرمیوں اور ادبی معلومات کو اکٹھا کرنے کے لیے پلیٹ فارم مہیا کیا۔اس حوالے سے روزنامہ " آج "کے اس خصوصی صفحے کی خدمات ناقابل فراموش ہیں ۔

ادبی صفحہ "ادب سرائے" کے عنوان سے ۲۰۰۵ سے شائع ہونا شروع ہوا۔"ادب سرائے "کو ناصر علی سید نے شروع کیا۔ابتدا میں یہ جمعرات کے دن شائع ہوتا رہا جبکہ بعد میں ہر جمعہ کے دن یہ روزنامہ " آج "کی زینت بنا رہا۔صوبہ خیبر پختون خواہ کا اخبار ہونے کے باوجود اس اخبار کو نہ صرف ملکی بلکہ بین الاقوامی سطح پر بھی خوب پذیرائی ملی ۔کے ایم اشرف اپنے مضمون میں لکھتے ہیں:

> "منشا یاد نے پچیس کے قریب کہانیوں، ڈراموں اور تنقید کی کتابیں لکھیں ہیں۔ ان کی آخری کتاب جو چار ہفتے قبل مکمل ہو کر ان کے پبلیشر کے پاس پہنچی وہ ہے"میرے عہد کے فکشن نگار"۔اس کتاب میں انہوں نے اپنے عہد کے تمام ناول نگاروں کے ناولوں کا محاکمہ کیا ہے۔ "(۴)

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-43
ماخذ تحقیقی مجلہ

بیرون ملک ملکی اور غیر ملکی ادیبوں نے اپنی فن پاروں کو" ادب سرائے" میں شائع کیا ۔ان میں برطانیہ، امریکہ، اسٹریلیا، جرمنی اور انڈیا شامل ہے۔" ادب سرائے "میں مختلف شاعری کے نمونے اور نثر کے حوالے سے تحریریں موجود رہی ہیں۔ کئی ایک افسانے بھی شائع ہوتے رہے۔

"ادب سرائے "میں ناصر علی سید کا کالم نہایت اہمیت رکھتا ہے یہ کالم باقاعدگی سے" بات کر کے دیکھتے ہیں" کے عنوان سے شائع ہوتا رہا۔اس ادبی کالم میں ناصر علی سید مختلف ادبی مباحث کو زیر بحث تھے۔اس کے علاوہ تنقیدی و تحقیقی مضامین اس کالم کا مستقل حصہ ہوتے تھے۔حیدر قریشی نے کئی ایک نامور ادیبوں (خصوصاً بیرون ملک ادیبوں)کو"ادب سرائے " میں موضوع بحث بنایا۔ جو ادبی حوالے سے ایک قابل قدر اضافہ ہے۔"ادب سرائے "کے حوالے سے ناصر علی سید فرماتے ہیں:

> یہ ادبی صفحہ "ادب سرائے "میں نے روزنامہ آج میں ۲۰۰۵ میں شروع کیا۔ ابتدا میں جمعرات جبکہ بعد میں جمعہ کے دن یہ باقاعدگی سے ۲۰۲۳ تک یعنی ۱۸ سال جاری رہا ہے۔گزشتہ کئی ماہ سے تعطل کا شکار ہے۔اس ادبی صفحے نے اردو زبان، نثر شاعر اور تحقیق وتنقید کے میدان میں اپنے قارئین کی بھرپور پذیرائی کی ہے۔"(۵)

روزنامہ "آج" میں "رنگِ سخن" کے عنوان سے باقاعدگی سے نامور شعرا کی غزلیں شائع ہوتی رہیں۔ جن اہم شعراء کی غزلیں اس اخبار کی زینت بنی ان میں ابن انشاء، سید ضمیر جعفری، ظفر اقبال، طارق ہاشمی، منیر نیازی، پروین شاکر، سلیم کوثر، اطہر نقوی ، عین سلام، نشاط سرحدی، اختر محمود اختر، آفتاب ثاقب، شہزاد احمد، ڈاکٹر شفیق ندوی ، کرشن کمار طور اور افتخار نسیم وغیرہ۔ اردو کے نامور شعراء کے بارے میں خصوصی مضامین اور انٹرویو بھی روزنامہ " آج "میں تواتر کے ساتھ شائع ہوتے رہے۔ جس میں ہاجرہ بانو، جوش ملیح آبادی، اعجاز رحیم ، فضل سبحان عابد اور طاہر کلاچوی وغیرہ شامل ہیں۔

اردو زبان و ادب کے حوالے سے کئی ایسی اہم کتابیں ہیں جو عام طور پر قارئین کی نظر سے نہیں گزرتیں۔ یہ اخبارات ہی ہیں جو مصروف زندگی میں ان کتابوں سے متعارف کرانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ہم ایک چھوٹی سی تحریر دیکھ کر اس کے اصل حوالے تک پہنچنا چاہتے ہیں اور اس طرح ہمیں کئی ایک کتابوں سے آشنائی ہو جاتی ہے۔ تلفظ کے عنوان سے ایک اقتباس ملاحظہ کیجیے:

"مرزا غالب کا مشہور شعر ہے:

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-43
ماخذ تحقیقی مجلہ

چاک مت کر جیب بے ایام گل
کچھ ادھر کا بھی اشارہ چاہیئے

پہلے مصرعے میں ایک لفظ "جیب" آیا ہے۔ اس کی دو صورتیں ہیں جَیب - جِیب" کے معنی ہیں: پاکٹ خلا میں کی مثلاً قمیض کی جِیب میں روپے ہیں۔ "جَیب" کے معنی ہیں: گریبان ہے شاعروں کی روایت کے مطابق جسے عاشق جوش میں آکر چاک کر دیا کرتا تھا۔ غالب کے اس شعر میں جَیب ہے۔ اسے اگر جِیب پڑھا جائے یعنی چاک مت کر جِیب بے ایام گل۔ تو شعر کے معنی چوپٹ ہو جائیں گے۔" (٦)

روزنامہ " شملہ "مشتاق غنی کی زیر نگرانی ۲۰۰۵ سے شائع ہونا شروع ہوا۔ یہ اخبار مقامی طور پر کافی مقبول و معروف ہے۔ ادب کے فروغ میں اس کی خدمات کو اہم مقام حاصل ہے۔"سرحد نیوز "نے بھی ادب کی بلعموم اور ادبیات ہزارہ کے فروغ میں بالخصوص اپنا کردار ادا کیا ہے۔

روزنامہ" جہاد " بھی ادب کی ترویج و اشاعت میں کسی نہ کسی صورت اپنا کردار ادا کرتا رہا ہے۔ ادبی فن پارے غزل، نظم، ادبی اصناف کے علاوہ مختلف ادیب اور شعرا کی حالات زندگی سے متعلق اہم معلومات اس اخبار میں جگہ پاتے رہے ہیں۔ کئی نئے اور قدیم شعرا کی غزلیں خصوصی طور پر اس اخبار کی زینت بنتی رہی۔ اس سلسلے میں کرامت بخاری، امین راحت چغتائی ،اکبر حیدرآبادی وغیرہ کے نام شامل ہیں ۔ مولانا محمد علی جوہر، غالب ،اقبال ،فیض وغیرہ کی شاعری اور ان کی شخصیت کے حوالے سے بھی "جہاد "نے خصوصی معلومات پر مبنی تحاریر شائع کی ہیں۔

بحیثیت مجموعی دیکھا جائے تو اردو اخبارات کو اردو ادب کی ترویج و اشاعت میں مزید توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ ان اخبارات کو اردو زبان کی وجہ سے مقبولیت حاصل ہے اور اردو زبان کو اردو شعراء اور دبانے اپنے خون جگر سے سینچا ہے۔ اردو زبان کی اہمیت کو جانتے ہوئے اردو ادب کی ترویج پر خصوصی توجہ دینی چاہیے۔ اسے اخبارات کے لیے لازم و ملزوم تصور کیا جانا چاہیے کیونکہ زبان کی ترقی اس کے ادب کی مرہون منت ہے ۔ اخبارات اس سلسلے میں کلیدی کردار ادا کر سکتے ہیں۔اسی طرح تحقیق سے یہ بھی ثابت ہے کہ اردو صحافت نے اردو زبان کو" بولی" سے" ادبی زبان "بنانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ ماضی سے لے کر آج تک اردو اخبارات زبان و

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-43
ماخذ تحقیقی مجلّہ

ادب کی خدمت میں پیش پیش رہے ہیں۔ ان اخبارات نے سیاسی اور مذہبی شعور کے علاوہ ادب کو متعارف کرایا ہے۔ اردو ادب کو صحافت اور صحافت کو اردو ادب کی ضرورت ہے۔

حوالہ جات

۱۔ اشرف بخاری، کالم نگر دارالتذکیر، رحمان مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور، ۲۰۰۴ء ص ۲۶۹۔۲۷۰

۲۔ فوزیہ چودھری، اُردو کی مزاحیہ صحافت، سنگِ میل پبلیکیشنز، لاہور ۲۰۰۰ء، ص ۴۱

۳۔ قطب الدین، مشمولہ روزنامہ "مشرق" پشاور، ۶ مئی ۲۰۰۰، ص ۸

۴۔ کے ایم اشرف، "اردو ادب کی ترویج و اشاعت"، مشمولہ "روزنامہ آج"، ۲۱ اکتوبر ۲۰۱۱

۵۔ انٹرویو از زینت بی بی، بتاریخ ۲۳ اگست، ۲۰۲۳، بمقام رہایش گاہ، ناصر علی سید، پشاور

۶۔ رشید حسن خان انشاء اور تلفظ مشمولہ روزنامہ "آج" سنڈے میگزین ۲۷ جولائی ۲۰۱۴